جملہ حقوق دائمی بحق ناشر محفوظ ہیں

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى

اصطفیٰ

1/4

صفحہ ۱ سے 195

ترجمہ اردو

حیات القلوب جلد اوّل

مؤلفہ :- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ :- مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری
کربلائی مشہدی

جس میں

حضرت آدم علیہ السّلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تک تمام انبیا و مرسلین
کے مکمّل و مفصّل حالات درج ہیں

ناشران

امامیہ کتب خانہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

علّامہ مُحمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہؒ کے مختصر حالات!

اسمِ گرامی

آخوند ملّا محمد باقر ابن ملّا محمد تقی ابن مقصود علی مجلسی (علیہ الرحمہ)

مجلسی کی وجہِ تسمیہ

مجلسی اصفہان کی جانب منسوب ایک قریہ ہے جہاں آپ کی ولادت ہوئی۔ بعضوں نے کہا ہے کہ مجلسی کی وجہ تسمیہ اس سبب سے ہے کہ آخوند ملا محمد تقی کا قنداقہ (وہ کپڑا جس میں نومولود بچّہ کو لپیٹتے ہیں) مجلس امام عصر علیہ السّلام میں حاضر کیا گیا تھا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ آپ کے دادا مقصود علی ایک بلند مرتبہ شاعر تھے اور اپنا تخلّص مجلسی کرتے تھے اس سبب سے مجلسی مشہور ہوگئے۔

آپ معقول و منقول و ریاضی وغیرہ میں صاحبِ فن تھے اور اکابر علماء و محدّثین اور ثقاتِ فقہاءُ و مجتہدین میں بلند پایۂ بزرگ تھے۔

ولادت

آپ ۱۰۳۷ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تاریخ ولادت بحساب ابجد "جامعِ کتاب بحارالانوار" سے نکلتی ہے۔

آپ نے احادیث اہلبیت رسالت کو جمع فرما کر رواج دیا۔ اور حدیثوں کو عربی زبان سے سلیس فارسی میں ترجمہ کرکے افادۂ مومنین کے لئے مشتہر فرمایا۔ آپ کو مدارج اجتہاد اور مراتبِ احتیاط و علوم و تقویٰ میں اپنے تمام معاصرینِ عجم بلکہ عرب پر بھی فوقیت حاصل تھی۔ جیسا کہ علماء کا بیان ہے کہ کوئی شخص ان سے قبل یا ان کے زمانہ میں یا اُن کے بعد دین کی ترویج اور سنّتِ حضرت سیّدالانبیاءؐ کی احیا میں ان کا عدیل و نظیر نہیں پایا گیا۔

آپ کی تالیفات و تصنیفات

آپ کی تصانیف و تالیف سے ۶۰ کتابیں مشہور ہیں جبکہ بحارالانوار کی ۲۵ جلدیں ایک، اور حیات القلوب کی تین جلدیں ایک شمار کی جاتی ہیں۔

یومِ ولادت سے وقتِ وفات تک آپ کی تالیف و تصنیف میں ایک ہزار صفحات روزانہ کا اوسط ہوتا ہے۔ اگر ایّام طفولیت و حصولِ تعلیم و تربیت۔ درس و تدریس اور عبادت وغیرہ کا زمانہ نکال دیا جائے تو دو ہزار صفحات روزانہ کا اوسط ہوتا ہے جو کسی طرح معجزہ سے کم نہیں ہے۔

علّامہ حلّی کے بعد ایسے کثیرالتالیف والتصنیف کوئی بزرگ نہیں گزرے۔

ایک مرتبہ آپ کے سامنے اس کا ذکر ہُوا کہ علّامہ حلّی کی تصنیفات میں ان کی ولادت سے تا روزِ وفات ایک ہزار صفحات روزانہ کا اوسط ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری تالیفات بھی اُن سے کم نہیں ہیں۔ آپ کے شاگردوں میں سے ایک صاحب نے عرض کی کہ آپ کا فرمانا صحیح ہے لیکن علّامہ حلّی کی تمام تالیفات خود اُن کی تصنیف ہے جو اُن کے غور و فکر اور تحقیق کا نتیجہ ہے۔ مگر آپ کی تالیفات تمام تالیف ہے اور تصنیف بہت کم ہے۔ آپ نے حدیثیں جمع کر دی ہیں اُن کا ترجمہ کیا ہے اور اُن کی تفسیر فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں یہ دُرست ہے۔

(قصص العلماء، ص ۲۰۶ مطبوعہ طہران۔)

بہرحال آپ کی تالیف سہی مگر ان کے جمع کرنے میں اور اُن کی تاویل میں بھی غور و خوض کی ضرورت ہوتی ہے اور وقت صرف ہوتا ہے۔ لہٰذا میرے خیال میں تصنیف و تالیف میں وقت صرف ہونے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں۔

آپ کے حق میں پیغمبرؐ خدا اور آئمہ اطہار کی دُعائیں

صاحب قصص العلماء تحریر فرماتے ہیں کہ آقا سیّد محمد بن آقا سیّد علی طبا طبائی صاحب کتاب مفاتیح الاصول نے ایک رسالہ میں جو اغلاطِ مشہورہ کی تردید میں لکھا ہے رقمطراز ہیں کہ:۔

ایک عالم خراسانی کے علّامہ محمّد باقر کے والد بزرگوار علّامہ محمد تقی سے دوستانہ تعلقات تھے وُہ عالم بزرگ زیارات عتبات عالیات سے مشرّف ہوکر واپس آرہے تھے۔ اثنائے راہ میں خواب دیکھا کہ وُہ ایک مکان میں داخل ہوئے جس میں جناب رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم اور دوازدہ امام علیہم السّلام ترتیب وار جلوہ افروز ہیں اور سب کے آخر میں حضرت صاحب الامر عجّل اللہ فرجہ تشریف فرما ہیں۔ اسی اثناء میں جب وُہ خراسانی عالم داخل ہوئے تو اُن کو حضرت صاحب الامر عجّل اللہ فرجہ کے بعد بیٹھنے کی جگہ دی گئی۔ ناگاہ وُہ دیکھتے ہیں کہ ملّا محمد تقی ایک شیشہ کے برتن میں گلاب لائے۔ پیغمبرؐ خدا اور ائمۂ اطہار علیہم السّلام نے اُس گلاب سے اپنے آپ کو معطّر کیا اور اُن عالم خراسانی کو دیا۔ اُنہوں نے بھی اپنے تئیں معطّر کیا۔ پھر ملّا محمّد تقی ایک قنداقہ لائے اور جناب رسولؐ خدا سے عرض کی کہ اس بچّہ کے لئے دُعا فرمائیے کہ خداوند علّام اس کو مروّجِ دین قرار دے۔ حضرت رسالتمآبؐ نے قنداقہ اپنے دستِ مبارک میں لے کر بچّہ کے حق میں دُعا فرمائی۔ اور حضرت امیرالمومنینؑ کو دے کر فرمایا کہ تم بھی اس کے لئے دُعا کرو۔ اُن حضرتؑ نے بھی قنداقہ اپنے دستِ اقدس میں لے کر

دُعا فرمائی۔ اور امام حسنؑ کو دے دیا۔ اسی طرح دست بدست تمام اماموں نے لیا اور دُعا کی۔ آخر میں حضرت صاحب الامر عجّل اللہ فرجہ نے لے کر دُعا کی اور اُس قنداقہ کو ان عالم خراسانی کو دے کر فرمایا کہ تم بھی دُعا کرو۔ انہوں نے بھی دُعا کی۔ اور خواب سے بیدار ہو گئے۔

جب اصفہان پہنچے تو ملّا محمد تقی کے یہاں قیام کیا۔ آخوند موصوف نے بعد دریافتِ حال و خیریت گلاب کی ایک شیشی لاکر اخوند خراسانی کو دیا۔ انہوں نے اُس گلاب سے اپنے کو معطر کیا پھر ملّا محمد تقی اندر گئے اور ایک قنداقہ لائے اور اخوند خراسانی کو دے کر کہا کہ یہ بچّہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔ آپ اس کے لئے دُعا کیجئے کہ خداوند عالم اس کو مروّجِ دین قرار دے۔ اُن خراسانی بزرگ نے قنداقہ لے لیا اور دُعا کی۔ پھر وُہ خواب بیان کیا جو اثنائے راہ میں دیکھا تھا۔ (قصص العلماء صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷۔ مطبوعہ طہران)

ایسے جلیل المرتبت بزرگ کی علمی قابلیت و استعداد خداداد کا کیا کہنا جس کے حق میں پیغمبرؐ خدا اور آئمۂ اطہار علیہم السّلام نے دُعائیں کی ہوں۔ اور یہ خواب یقیناً رویائے صادقہ میں سے ماننا پڑے گا۔ کیونکہ خود جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا۔ اُس نے درحقیقت مجھ کو ہی دیکھا۔ اس لئے کہ میری صورت شیطان ملعون نہیں اختیار کر سکتا۔

علّامہ مجلسی کی ایک دُعا

استفادۂ مومنین کے لئے علّامہ موصوف کے بیاض کی ایک دُعا کا ذکر کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جس کے متعلق خود علّامہ موصوف کا بیان ہے جس کو علّامہ تنکابُنی اپنی تالیف کتاب قصص العلماء کے صفحہ ۲۰۸ پر لکھتے ہیں کہ :-

میرے والد ماجد نے لکھا ہے کہ علّامہ باقرؒ کے ایک خط میں یہ تحریر تھا کہ یہ بندہ محمد باقر ابنِ محمد تقی ایک شبِ جمعہ ان دُعاؤں میں سے جو میرے اوراد میں رہتی ہیں میری نظر اس دُعائے قلیل اللفظ اور کثیر المعانی پر پڑی۔ میں نے اُس شبِ جمعہ اس کو پڑھا۔ پھر دُوسری شبِ جمعہ کو جب اس دُعا کو پڑھنا چاہا تو سقفِ خانہ سے آواز آئی کہ اے فاضل کامل گزشتہ شبِ جمعہ جو تم نے یہ دُعا پڑھی تھی اُس کا ثواب کراماً کاتبین لکھنے سے ابھی تک فارغ نہیں ہوئے اور اس شب تم پھر اس دُعا کو پڑھنا چاہتے ہو۔ (مطلب

غالباً یہی ہو سکتا ہے کہ اس دُعا کے پڑھنے کا ثواب بے حد و بے حساب ہے) پھر لکھتے ہیں کہ جاننا چاہیئے کہ شبِ جمعہ اور ان کے علاوہ ہر شب اس دُعا کا پڑھنا بہت ثواب کا باعث ہے۔ وُہ دُعا یہ ہے :-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِنْ اَوَّلِ الدُّنْیَا اِلٰی فَنَآئِھَا وَمِنَ الْاٰخِرَۃِ اِلٰی بَقَآئِھَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ نِعْمَۃٍ وَّاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

اخلاق وعادات

ایسے صاحب علم ہستی کے اخلاق و عادات حَسنہ کی بلندی و برتری کی کیا تعریف ہو سکتی ہے جس نے اخلاقِ پیغمبرؐ خدا اور عادات ائمۂ طاہرینؑ کے نشر و اشاعت میں اپنی تمام زندگی گزار دی ہو اور جس کو پڑھ کر عام لوگ خوش اخلاق بن جاتے ہوں۔ مختصراً چند حالات کا تذکرہ کر دینا ہی آپ کے اخلاق حسنہ کی عظمت سمجھنے کے لیئے کافی ہوگا۔

عمل میں احتیاط

ایک روز آپ ایک شخص کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھے اثنائے کلام میں اُس نے ذکر کیا کہ فقہائے کربلا میں سے ایک صاحب قائل ہیں کہ شراب پاک ہے۔ آپ نے فرمایا کہ وُہ غلط کہتے ہیں شراب نجس ہے۔ لیکن فوراً ہی وہاں سے اُٹھے اور اپنے مرکب پر سوار ہو کر کربلائے معلّٰی پہنچے اور پہلے اُس فقیہہ کے مکان پر گئے اور اُس سے کہا کہ میں نے آپ کی غیبت کی ہے کیونکہ آپ کے بارے میں سُنا کہ آپ قائل ہیں کہ شراب پاک ہے۔ اس لئے لوگ شراب پینے اور اس کے اشتیاق سے پرہیز نہیں کرتے۔ لہٰذا آپ مجھے معاف کر دیجئے جب اُس فقیہ نے معاف کر دیا تو حضرت سیّد الشہدؑا کے روضۂ اقدس پر زیارت کے لئے گئے۔ (صفحہ ۲۰۸، قصص العلماء)

بذلہ سنجی وظرافت

سیّد نعمت اللہ جزائری آپ کے شاگرد رشید "انوار نعمانیہ" میں لکھتے ہیں کہ جب آپ کسی کو عاریۃً کوئی کتاب دیتے تو پہلے اُس سے فرماتے کہ تمہارے پاس دستر خوان ہے یا نہیں۔ جس پر کھانا کھاتے ہو۔ اگر نہ ہو تو مجھ سے لیتے جاؤ تاکہ روٹیاں اُس پر رکھ کر کھاؤ۔ میری کتاب کو دستر خوان نہ بنانا کہ اُس پر روٹیاں رکھ کر کھاؤ۔ تم پر کتاب کی حفاظت اور

احترام لازم ہے۔ ایسا نہ ہو کہ دُھوپ میں چھوڑ دو اور آفتاب کی گرمی سے اُس کی جلد ضائع و برباد ہو جائے، یا کتاب پر لکیریں کھینچو۔ (صـ۲۰۹ قصص العلماء)

آپ کی ظرافتِ طبع کا دُوسرا قصّہ

جیسا کہ خود تذکرۃ الائمہ میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

حضرات اہلسنت کہتے ہیں کہ شیعوں کا یہ اعتقاد غلط ہے کہ ذوالفقار آسمان سے نازل ہُوئی کیونکہ آسمان پر آہنگری کی کوئی دوکان نہیں ہے۔

آپ جواب میں فرماتے ہیں کہ "اہلسنّت کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کا اُونی جُبّہ آسمان سے آیا ہے۔ میں اخوند ملّا علی قوشجی (اہلسنّت) کی جان کی اور اخوند ملّا سعدالدین (اہلسنّت) کی ریش مبارک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس آسمان پر اُونی جُبّہ تیار کرنے کی دُکان ہے وہیں آہنگری کی بھی دُوکان ہے (صـ۲۱۳ قصص العلماء)

رُعب و ہیبت

سیّد نعمت اللہ جزائری نے اپنی کتاب انوار نعمانیہ میں لکھا ہے کہ میرے استاد علّامہ مجلسی باوجود خوش خلقی کے اس قدر پُر رعب و پُر ہیبت تھے اگرچہ میں روز و شب آپ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ ہنستا بولتا تھا۔ لیکن جب بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتا مجھ پر ایسا رُعب طاری ہوتا تھا کہ گویا لوگ مجھ کو کسی بادشاہ کے پاس لے جا رہے ہیں جو مجھ کو سزا دے گا۔ اور میرا دِل دھڑکنے لگتا تھا۔ (صـ۲۰۹ قصص العلماء)

یمن و برکت

آپ کے عہد میں شاہ سلطان حسین کی حکومت تھی جو نہایت بے اصول اور غیر منظم تھی۔ مگر آپ کے وجود ذیجود کے سبب قائم و برقرار تھی۔ آپ کی وفات کے بعد اس کی سلطنت میں رخنہ پڑا۔ اور افغان نے اصفہان پر چڑھائی کر کے سلطان کو قتل کر دیا اور ولایت قندھار پر قابض ہو گئے۔

وفات

آپ کی وفات بنا بر مشہور ۱۱۱۱ھ میں ہُوئی جیسا کہ سال وفات کی تاریخ بحساب ابجد "غم و حزن" مانی گئی ہے۔ لیکن علّامہ ازہری نے جو قطعۂ تاریخ کہی ہے اُس سے سال وفات ۱۱۱۰ھ ظاہر ہوتا ہے۔ اُن کے اشعار یہ ہیں اور بُہت خوب ہیں :-

قطعۂ تاریخ از علّامہ ازہری

مرقد او بحار انوار یست — کہ زعین حیات دادہ نشاں
روضہ اش مید ہد حیات قلوب — زجلاء العیون ببیں تو عیاں

اعتقادات اوست زاد معاد! — تو بہ حق الیقین یقین مے داں
آیتِ رحمتِ الہی بود! — رفت مردم شدند سرگرداں
گوئیا ہاتفِ ز عالمِ غیب! — دادہ بودش بشارت از یزداں
کہ دریں ماہ میروی بہ بہشت، — زود بنما وداع پیر و جواں
زاں سبب گشت تفسیرش! — آیۂ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
چوں شبِ قدر آں عظیم القدر — شد نہاں عشرِ آخر رمضاں

ازہری گفت سال تاریخش
باقرِ علم شد رواں بجناں

۱۱۱۰ ہجری

آپ کی وفات کے بارے میں دُو شخصوں کا خواب

آپ کی وفات سے متعلق یہ خواب بھی قابل ذکر ہے جو دُو شخصوں نے بیک وقت دیکھا تھا۔ علّامہ موصوف کے زمانہ میں دو اشخاص آپ سے عداوت رکھتے تھے اور ہمیشہ آپ کی غیبت کیا کرتے تھے۔ جس رات آخوند ملّا محمد باقرؒ نے رحلت کی اُن دونوں اشخاص نے خواب دیکھا اور بیدار ہو کر ایک نے دوسرے سے بیان کیا کہ :-

میں ملّا محمد تقی کے دروازہ پر ہوں اور آپ سو رہے ہیں۔ ناگاہ پیغمبر خداؐ اور امیر المومنینؑ علیہ السّلام تشریف لائے۔ جناب سرور عالمؐ نے آپ کا داہنا بازو پکڑا اور امیر المومنینؑ نے بایاں بازو۔ اور فرمایا اُٹھو ہمارے ساتھ چلو۔ اور ان کو اپنے ہمراہ لے گئے۔ یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب علّامہ موصوف علیل اور صاحب فراش تھے۔

یہ سُن کر دوسرے شخص نے کہا میں نے بھی یہی خواب دیکھا ہے۔ پھر دونوں اشخاص کو گمان ہوا کہ شاید آخوند ملّا محمد باقر نے دنیا سے جوارِ رحمتِ الٰہی کی جانب رحلت فرمائی۔ اور وہ دونوں آخوند موصوف کے مکان کی جانب روانہ ہوئے تاکہ اُن کا حال دریافت کریں۔ دروازہ پر پہنچے تو اندر سے گریہ و بکا اور نالہ و فریاد کی آواز آرہی تھی معلوم ہُوا کہ آخوند نے ابھی انتقال فرمایا ہے۔

آپ کے ایک عقیدت مند کا خواب

تیسرا خواب آپ کے ایک عقیدتمند کا ہے جو بحرین کے رہنے والے تھے اور آپ کی ملاقات کے شوق میں بحرین سے روانہ ہوئے تھے۔ جب اصفہان پہنچے اور لوگوں سے آخوند کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آخوند نے دنیائے فانی سے رحلت کی۔ وُہ یہ سُن کر بہت مغموم و محزون ہوئے۔ رات کو جب سوئے تو خواب میں دیکھا کہ ایک مکان میں داخل ہوئے ہیں۔ وہاں ایک بہت بلند منبر نصب ہے جس کے عرشہ پر حضرت سرورِ کائناتؐ رونق افروز ہیں اور جناب امیر علیہ السّلام نیچے کے زینہ پر کھڑے ہیں۔ اور انبیا علیہم السّلام منبر کے سامنے ایک صف میں استادہ ہیں۔ اُن کے پیچھے بہت سی صفیں ہیں جن میں اور لوگ استادہ ہیں انہی میں سے ایک صف میں ملّا محمد باقر مجلسی بھی کھڑے ہیں۔ ناگاہ حضرت رسالتمآبؐ نے فرمایا کہ آخوند ملّا محمّد باقر آگے آؤ۔ وُہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آخوند ملا محمد باقرؒ ان صفوں سے نکل کر آگے بڑھے اور صف انبیاء تک پہنچ کر ٹھہر گئے۔ پیغمبرؐ نے پھر فرمایا کہ اور آگے آؤ۔ حکمِ پیغمبرؐ کی اطاعت میں اخوند صفِ انبیاء سے آگے بڑھ کر حضرت رسول خدا صلعم کے سامنے پہنچے۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھو۔ اخوند ملا محمد باقر نے عرض کی کہ حضورؐ مجھے پیغمبروں کے سامنے شرمسار نہ فرمائیں۔ اس لئے کہ یہ سب بزرگوار کھڑے ہیں۔ پیغمبرؐ نے انبیاء علیہم السّلام سے فرمایا کہ آپ حضرات بھی بیٹھ جائیے تاکہ علّامہ محمّد باقر بھی بیٹھیں۔ یہ سُنکر انبیاء علیہم السّلام بیٹھ گئے تو علّامہ محمّد باقر بھی آنحضرتؐ کے نزدیک بیٹھے۔

(قصص العلماء صفحہ ۲۰۷، ۲۰۸ مطبوعہ طہران)

فہرستِ مضامین

		صفحہ:
	دیباچہ مولّف	۱۵
کتاب اوّل۔	تاریخ احوال انبیاءؑ اور اُن کے صفات و معجزات اور علوم و معارف	۱۷
پہلا باب۔	وُہ چند امور جو تمام انبیاء و اوصیاء میں مشترک ہیں	۱۷
فصل اوّل۔	پیغمبروں کی بعثت کی غرض اور ان کے معجزات	۱۷
فصل دوم۔	انبیاءؑ اور اُن کے اوصیاء کی تعداد۔ نبی و رسُولؐ کے معنی	۲۱
	صحف انبیاءؑ کی تعداد	۲۱
	زیارت امام حسین علیہ السلام کی فضیلت	۲۲
	اولوالعزم کے معنی و انبیائے اولوالعزم	۲۳
	وُہ نفوس جو رحمِ مادر سے پیدا نہیں ہوئے	۲۳
	انبیائے اولوالعزم کی تعداد	۲۴
	حضرت علیؑ کا جمیع اوصیائے گزشتہ سے افضل ہونا	۲۴
	نبی و رسُولؐ کے معنی	۲۵
	کیفیّت نزول وحی	۲۸
فصل سوم۔	عصمت انبیاءؑ و آئمہ	۳۸
	دلائل عصمت	۳۹
فصل چہارم	فضائل و مناقب انبیاء و اوصیاء علیہم السّلام	۴۲
	پیغمبر آخرالزمانؐ اور ان کے اوصیاء کی فضیلت	۴۴
	اُمتہائے گذشتہ پر اس اُمّت کی فضیلت	۴۷
	تمام انبیاءؑ پر محمّد و آلِ محمّد علیہم السّلام کی فضیلت	۵۰
دُوسرا باب۔ فصل اوّل۔	آدمؑ و حوّاؑ کی فضیلت۔ اُن کی وجہ تسمیہ اور خلقت کی ابتداء	۵۳
	خُدا کا فرشتوں سے زمین میں خلیفہ بنانے کا ذکر اور ان کا اعتراض وغیرہ	۵۶
	انسان میں اختلافِ مزاج و شکل وغیرہ کی حکمت	۶۵
فصل دوم۔	خدا کا فرشتوں کو خلقتِ آدمؑ سے آگاہ کرنا اور اُن کے لئے سجدہ کا حکم	۶۶
	سجدۂ آدمؑ سے ابلیس لعین کا انکار اور اُس پر خُدا کا عتاب وغیرہ	۷۳
	محمّدؐ و آلِ محمّدؐ اور اُن کے شیعہ فرشتوں سے افضل ہیں	۷۴

گذارش مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

۱۹۳۸ء میں احقر نے "مرزا محمد جواد صاحب" مرحوم و مغفور مالک نظامی پریس لکھنؤ کی فرمائش سے حیاتُ القلوب مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ جلد اوّل حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام تک کے حالات کا ترجمہ کیا جو ۱۹۳۹ء میں طبع ہو کر شائع ہوا۔ مگر موصوف کو اس کی طباعت میں ایسی عجلت تھی کہ اس پر نظرِ ثانی کی بھی نوبت نہ آنے پائی۔ اس لئے اس میں کچھ غلطیاں رہ گئیں۔ چونکہ مرزا صاحب مرحوم اس کتاب کی جلد اوّل و دوم کے ترجمے دو حصّوں میں شائع کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ ہر حصّہ علیحدہ ہونے کے سبب زیادہ ضخیم نہ ہو۔ اسی لئے جلد اوّل کا پہلا حصّہ جناب آدم علیہ السلام سے حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام کے حالات تک کو ختم کر دیا تھا، اور اس کے بعد کے اجزا حصّہ دوم میں طباعت کے لئے روک دیئے گئے تھے۔

۱۹۴۹ء میں پھر موصوف کی خواہش کے مطابق اسی ترجمہ میں تھوڑا سا تصرّف کیا گیا یعنی مکرر حدیثیں حذف کر دی گئیں۔ اور جو حدیثیں معمولی اختلاف یا اضافہ کے ساتھ مکرر درج تھیں، ان میں مضامین مذکورہ حدیث سابقہ کا نشان قوس کے اندر مختصر اشارہ کر کے بقیہ مضمون حدیث تحریر کر دیا گیا اس طرح ضخامت میں تھوڑی سی کمی ہو گئی۔ لیکن بقیہ اجزا یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کے تمام انبیاء علیہم السلام کے حالات کا ترجمہ زمانہ کے انتہائی تغیّر کے سبب ملتوی رہ گیا۔ کیونکہ تبادلہ آبادی ہند و پاکستان نے ایک دوسرے کو جدا کر دیا، اور تمام منصوبے یا فنا ہو گئے یا نذرِ جمود ہو کر رہ گئے۔

پاکستان آنے کے بعد بابا آدمؑ ہر وقت یاد آتے رہتے ہیں۔ اور اُنہی کی مثال سامنے رکھ کر تسکین و تشفی ہوتی ہے۔ کیونکہ جس طرح اُن کو دُنیا میں آ کر از سرِ نو مکان و معاش کے وسائل مہیا کرنے پڑے تھے اور زندگی کی تمام راہیں اپنے بعد اپنی اولاد کے لئے ہموار کرنا پڑی تھیں۔ بالکل اُسی طرح ہم سب تارکانِ وطن کو اُن تمام ضروریات سے دوچار ہونا پڑا ہے، اور دم لینے کی فرصت نہیں ملتی۔ لیکن بہت بڑا فرق یہ ہے کہ وہ ابو البشر ہونے کے ساتھ ساتھ نبی بھی تھے۔ اُن کا ہر قدم آگے ہی بڑھتا رہا۔ اور ہم اُن کی نا اہل اولاد ہیں کہ قدم جس قدر آگے بڑھاتے ہیں اُتنے ہی پیچھے ہوتے جاتے ہیں۔ تاہم یہ خیال کرتے ہوئے کہ ممکن ہے اس کتاب سراپا ہدایت و نصیحت کے ترجمہ سے کسی بندۂ خدا کو فائدہ پہنچے جو یقیناً میرے لئے اجرِ آخرت اور نجات کا باعث ہو گا۔ خدا ہی پر بھروسہ کر کے

باوجود کثرت مشاغل وانتہائی عدیم الفرصتی کے میں نے اس کے بقیہ اجزاء کا ترجمہ شروع کیا اس اُمید پر کہ وہ اس کی طباعت کا انتظام بھی کر دے گا۔ اور کیا عجب اس عاجز ہی کو اُس کے چھپوانے کی مقدرت دیدے۔

خُدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تھوڑا ہی تھوڑا کر کے ۱۸ رشوال المکرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۵ ارمارچ ۱۹۶۳ء روزِ جمعہ جلد اوّل کے مکمل ترجمہ سے فراغت حاصل ہُوئی اور اُس سے پہلے ہی رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ میں جناب مستطاب شیخ راحت علی صاحب دام مجدہٗ مالک امامیہ کتب خانہ لاہور نے اس کی طباعت کی خواہش ظاہر فرمائی جس کے قبول ومنظور کرنے میں مجھے کیا عذر ہو سکتا تھا۔

بقیہ اجزا کے ترجمہ میں اسی خیال کے تحت کہ کتاب کا حجم زیادہ نہ ہونے پائے، مکرر حدیثوں یا مکرر مضامین کو حذف کرنے کا سلسلہ ابتدا میں قائم رکھا تھا۔ لیکن پھر یہ خیال کر کے کہ کسی کتاب کے ترجمہ میں مترجم کو مضامین کے کم وبیش کرنے کا کوئی حق نہیں۔ حدیث کا مکمل ترجمہ کر دیا۔ ہاں لفظی ترجمہ نہیں بلکہ مفہوم کو اپنے الفاظ میں ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے کہیں کہیں اپنی طرف سے الفاظ بڑھانا یا دوہرائے ہوئے الفاظ یا فقرات کو کم کرنا پڑا ہے تاکہ پڑھنے والے کو اُلجھن نہ ہو اور محاورہ کے مطابق صحیح مفہوم ادا ہو جائے۔

مؤلف علیہ الرحمہ کی جانب سے احادیث کی توضیح وتشریح جو کی گئی ہے اُس کو فٹ نوٹ کے طور پر علیحدہ لائن کے نیچے درج کیا ہے تاکہ احادیث سے مؤلفؒ کے اقوال علیحدہ معلوم ہوں۔ اسی طرح طبعِ اوّل پر نظر ثانی کر کے نہایت غور وخوض کے ساتھ صحت کی کوشش کی ہے تاہم مجھ ایسے بے بضاعت سے ہر وقت غلطی کا امکان ہے۔ ممکن ہے کہیں غلطی ہوگئی ہو اور میں نے صحیح سمجھ کر ترجمہ کیا ہو۔ لہٰذا صاحبانِ علم احقر کو معذور سمجھتے ہوئے معاف رکھیں گے۔ اور بجائے خود اصلاح فرمالیں گے۔ آخر میں ناظرین سے التماس ہے کہ مترجم آثم کو دُعائے خیر سے یاد فرمائیں، اور بارگاہِ ایزدی میں التجا ہے کہ وُہ میری اس خدمت کو بحقِ محمدؐ وآلِ محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسّلام میری نجات کا ذریعہ قرار دے۔ آمین ثمّ آمین۔

احقرالکونین

سیّد بشارت حسین کامل مرزاپوری

۱۵ ارجمادالاوّل ۱۳۸۳ھ مطابق ۴ راکتوبر ۱۹۶۳ء بروزِ جمعہ

دیباچہ طبع دوم کتاب ھذا

الحمدللہ کہ ترجمۂ حیات القلوب جلد اوّل کا پہلا اڈیشن ختم ہوگیا اور اب دُوسرا اڈیشن شائع کرنے کی ضرورت درپیش ہے جو دلیل ہے اس امر کی کہ اب بھی مومنین کی اکثریت اپنے ہادیان ورہنمایانِ دینی کے حالات ہدایت مآب سے باخبر ہونے کی شائق ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

میں نے اس کتاب کا دوبارہ از اوّل تا آخر بغور مطالعہ کیا اور طباعت کی جو غلطیاں پہلے اڈیشن میں رہ گئی تھیں اُن کو درست کر دیا ہے۔ مزید براں حضرت علّامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کے مختصر حالات بھی قلمبند کر کے ابتدائے کتاب میں شامل کر دیئے ہیں۔

آئندہ اس سلسلہ کی تیسری جلد کا ترجمہ جو مبحثِ امامت میں ہے، انشاءاللہ جلد از جلد ہدیۂ ناظرین وشائقین کیا جائے گا۔ خدا سے دُعا ہے کہ وُہ میری مدد کرے اور میرے ارادے میں مجھے کامیاب فرمائے۔ آمین۔

۲۶ رذیقعدہ ۱۳۹۰ھ مطابق ۲۴ رجنوری ۱۹۷۱ء

بروزِ یکشنبہ

احقرالکونین

سیّد بشارت حسین ابن سیّد محمد حسین مرحُوم ومغفور

عفی اللہ عن جرائمہما :-

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خلاصۂ دیباچۂ مؤلف علیہ الرحمہ

بعد حمد خدا و نعت سرور انبیاء و منقبت اہلبیت و آئمۂ ہدیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین محمد باقر بن محمد تقی عفی اللہ عن جرائمہما ارباب یقین و مومنین مخلصین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ یہ حقیر عنفوان جوانی میں بہ توفیق و ہدایت ربّانی جہالت اثر علوم و ضلالت آذین کتب سے کنارہ کش ہو کر حقیقی و جاودانی زندگی کے حصول یعنی اخبار و آثار اہلبیت سید ابرار علیہم السلام کی پیروی و تلاش میں مشغول ہُوا اور اُن کے بہترین اقوال و آثار کو کتاب بحار الانوار میں جمع کرچکا تو برادران ایمانی و دوستان روحانی نے فرمائش کی کہ احوال و معجزات و مکارم اخلاق و محاسن صفات نیز احوال غزوات حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و دلائل امامت و خلافت و اطوار حمیدہ و آداب پسندیدہ حضرات آئمہ اثنا عشر و حضرت فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کو فارسی میں ترجمہ کروں تاکہ کافہ انام خاص کر عوام کا وُہ گروہ جو زبان عربی سے ناواقف ہے مستفید ہو کیونکہ ان کے حالات میں جو کتابیں تالیف ہوئی ہیں اُن میں اکثر و بیشتر حدیثیں کتب مخالفین سے ماخوذ ہیں جن میں انبیائے عظیم الشان اور اوصیائے جلیل القدر کی جانب لغزشیں اور خطائیں منسوب کی گئی ہیں۔ حالانکہ اخبار معتبرۂ اہلبیت اُنکی عصمت پر ناطق ہیں۔ بعض مؤلفین نے اُن ذوات مقدسہ کے اخبار و احادیث کی جانب توجہ بھی کی ہے تو اُن کی عدم پیروی و تلاش کے سبب بہت قلیل۔ گویا دریا سے ایک قطرہ پر قناعت کرلیا ہے اور اس میں بھی صحیح و غلط کا امتیاز نہیں کیا۔

الغرض حقوق اخوت ایمانی کی رعایت کی جہت سے اور مذکورہ بالا خیال کے پیش نظر نیز اس وجہ سے کہ اکثر لوگ باطل قصوں اور جھوٹے افسانوں سے قلوب عوام کو مسخر کرتے ہیں لہٰذا باوجود کثرت مشاغل و تفکرات کے جناب اقدس ایزدی جل علا کی توفیق اور مشکوٰۃ انوار انبیاؑ و اوصیاؑ کی روشنی کی مدد سے کتاب ہذا کی تالیف شروع کی۔ چونکہ اُن تمام احادیث کا ترجمہ جو بڑی بڑی کتابوں میں مندرج ہیں کتاب کی تطویل اور ابواب کی زیادتی کا سبب ہوتا! اور اس زمانہ میں اکثر لوگ ضخیم کتابوں کے پڑھنے سے گھبراتے ہیں ہرچند وُہ کتابیں کثیر الفائدہ ہوں اس بنا پر میں نے صحیح اور قوی ترین حدیثوں کے ترجمہ پر اکتفا کی! اور اکثر متفق المضامین روایتوں کو ایک کرکے مختصر کردیا تاکہ اس کا پورا فائدہ اور پڑھنا آسان ہو۔

چونکہ اس کتاب کا موضوع فضائل و مناقب و معجزات و تواریخ و حالات اجداد کرام و آبائے فخام السلطان بن السلطان والخاقان بن الخاقان ابوالفتح والظفر السلطان سلیمان مدّ اللہ اطناب دولتہ تاظہور صاحب الزمان ہے لہٰذا میں نے اس کتاب کے دیباچہ کو ان ہی حضرت کے نام نامی و القاب گرامی سے مزیّن کیا۔ چونکہ اس کتاب کا مطالعہ اہل ایمان کے قلوب کے ابدی حیات کا سبب ہے اس لئے اس کا نام "حیات القلوب" رکھا اور چہاردہ معصومین علیہم السلام کی نسبت سے چودہ[1] کتاب پر مرتب کیا۔ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْل۔

[1] چودہ کتاب اور ہر کتاب چند ابواب پر، اور ہر باب چند فصلوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب اول میں اڑتیس ۳۸ ابواب ہیں۔ مترجم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتابِ اوّل

تاریخ احوال انبیا اور ان کے صفات و معجزات اور علوم و معارف۔ اور خدا کے بعض شائستہ بندوں اور اُن بادشاہوں کے حالات جو حضرت آدم علیہ السّلام کے زمانہ سے حضرت خاتم الانبیاؑ کے زمانہ کے قریب تک گزرے ہیں۔ اور اس میں چند باب ہیں۔

بابُ اوّل

ان چند امور و احوال کا بیان جو تمام انبیا اور ان کے اوصیا میں مشترک ہیں اور اس میں چند فصلیں ہیں:۔

فصل اوّل } پیغمبروں کی بعثت کی غرض اور اُن کے معجزات:۔

بسند معتبر منقول ہے کہ ایک ملحد نے خدمتِ حضرت صادق علیہ السّلام میں حاضر ہوکر چند سوالات کئے اور مشرف باسلام ہُوا۔ اس کا ایک سوال یہ بھی تھا کہ آپ کس دلیل سے انبیاؑ و مرسلین کی بعثت ثابت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ جب ہم نے یہ مان لیا کہ ہمارا ایک خالق و صانع ہے جو کہ ہم سے اور تمام مخلوق سے بلند تر ہے اور منزّہ ہے اس سے کہ خلق اسے دیکھ سکے یا مس کرسکے یا اس سے گفتگو کرسکے تو ہم نے سمجھ لیا کہ وہ صانع حکیم ہے۔ اس سے وہی امور صادر ہوتے ہیں جو بندوں کے حق میں بہتر ہیں۔ تو ثابت ہُوا کہ اس کی جانب سے خلق میں انبیا و مرسلین کی ضرورت ہے جو اس کے احکام کو بندوں تک پہنچائیں۔ اور ان امور کی جانب ان کی راہنمائی کریں جن میں ان کی بقا اور منفعت ہو اور جس کا ترک کرنا ان کی فنا کا باعث ہو۔ غرض یہ بات ثابت ہوئی کہ اس کا ایک ایسا گروہ ہونا چاہیئے جو اس کے کلام کو بندوں تک پہنچائے۔ ایسے ہی لوگ خلق میں اس کے برگزیدہ اور پیغمبر ہیں جو حکیم و دانا ہیں اور خدا نے ان کو علم و حکمت سے آراستہ کرکے مبعوث فرمایا ہے جو عام لوگوں کے ساتھ ان کے احوال و صفات میں شریک نہیں ہوتے اگرچہ خلقت و ترکیب میں انکے مثل و مانند ہوتے ہیں۔ لیکن وہ خدائے حکیم و علیم کی جانب سے علم و حکمت و دلائل و براہین و شواہد و معجزات کے ساتھ تائید یافتہ ہوتے ہیں تاکہ یہ چیزیں ان کے دعوے کی صداقت پر دلیل ہوں جیسے مردہ کو زندہ کرنا، اندھے اور مبروص کو شفا بخشنا وغیرہ جن سے تمام لوگ عاجز ہیں۔ اسی علت کے ساتھ یہ طریقہ ہر زمانہ میں جاری رہا ہے اور زمین کبھی حُجّتِ خدا سے خالی نہیں رہتی جس کے ساتھ علم و معجزہ ہوتا ہے جو اس کی اور سابق